فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم سہ شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۶۵	۱۵ نبوت ۱۳۴۵ ہش / یکم شعبان ۱۳۸۶ھ / ۱۵ نومبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

○ ناصر آباد ۱۳ نومبر بذریعہ تار سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بشیر آباد سے بخیریت ناصر آباد تشریف لے آئے ہیں۔ ناصر آباد تشریف لے جاتے ہوئے حضور نے کوٹ احمدیاں میں بھی کچھ وقت قیام فرمایا۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور اس سفر کے بابرکت و مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

○ لاہور ۔ محترمہ بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت آہستہ آہستہ بحال ہو رہی ہے لیکن کمزوری زیادہ ہونے کی وجہ سے بحالیٔ صحت کی رفتار بہت کم ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ڈاک کا پتہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں۔ احباب کی اطلاع کے لئے حضور کی ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے

(۱) ۱۶ نومبر ۱۹۶۶ء تک

محمد آباد اسٹیٹ بواسطہ ٹاہلی
ضلع تھرپارکر

تار گھر بھی سر روڈ

(۲) ۱۷ نومبر تا ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل پتہ ہوگا۔

معرفت المختار لمیٹڈ ۔ بنگال ہاؤس
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۰۰ ہیرس روڈ کراچی
ڈیرا نیویٹ سیکرٹری

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہت سی بدیاں صرف بدظنّی سے ہی پیدا ہوتی ہیں

جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو

(تقویٰ کا) پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان ان (بدیوں) سے پرہیز کرے اور ہر قسم کے گناہوں سے جو خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے ہاتھوں سے یا پاؤں سے بچتا رہے۔ کیونکہ فرمایا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم۔ ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولاً۔ یعنی جس بات کا علم نہیں خواہ نخواہ اس کی پیروی مت کرو۔ کیونکہ کان۔ آنکھ۔ دل اور ہر ایک عضو سے پوچھا جاوے گا۔ بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا۔ یہ بہت بری بات ہے جس کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ دراصل بدظنی کو دور کرنے کے لئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔ یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے۔ بہت سے انسان ہیں جو زبان کے ذریعہ پکڑے جائیں گے۔ یہاں دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے آدمی محض زبان کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں اور انہیں بہت کچھ ندامت اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

دل میں جو خطرات اور سرسری خیال گزر جاتے ہیں ان کے لئے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ مثلاً کسی کے دل میں گزرے کہ فلاں مال مجھے مل جائے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گزر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا چاہیئے تو پھر یہ گناہ قابل مؤاخذہ ہے۔ غرض جب دل عزم کر لیتا ہے تو اس کے لئے شرارتیں اور فریب کرتا ہے تو یہ گناہ قابل مؤاخذہ لکھا جاتا ہے۔ بس یہ اس قسم کے گناہ ہیں جو بہت ہی کم توجہی کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں اور یہ انسان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۳-۳۷۴)

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف دو اڑھائی ماہ رہ گئے ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کے عہدہ داروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدہ داران کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

(ناظر بیت المال)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵؍ نومبر ۱۹۶۶ء

صداقتِ انبیاءؑ کا ثبوت

قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون ۰ والذین یومنون بمآ انزل الیک وما انزل من قبلک...

یعنی قرآن کریم یقیناً متقین کی ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور جو اے ہمارے رسول اس پر ایمان لاتے ہیں جو تجھ پر اتارا گیا ہے۔ اور اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ جو تجھ سے پہلے انبیاء پر اتارا گیا ہے۔ الغرض قرآن کریم کے نزول کی غرض یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والے متقی انسانوں کی راہنمائی کرے۔ تاکہ وہ فلاح پائیں۔

اولٰئک علٰی ھدًی من ربھم و اولٰئک ھم المفلحون

انسانی فلاح انسان کی مادی اور روحانی دونوں زندگیوں پر حاوی ہے۔ مگر ایسی مکمل فلاح صرف اسی شخص کو حاصل ہو سکتی ہے۔ جو غیب پر اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لاتا ہو۔ جہاں قرآن کریم میں ایمان کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ اس کے ملائکہ۔ اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لانا ہی ایک مومن کو مومن بناسکتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ اور ملائکہ غیب اور رسول اور کتاب رسالت پر دلالت کرتے ہیں۔

اس کا ماحصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان، ایمان کے دو بنیادی ستون ہیں۔ ان کے بغیر ایمان کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی اور ایسا ایمان حاصل نہیں ہو سکتا جو انسان کی فلاح کا ضامن ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں جا بجا افلا تعقلون بھی آتا ہے۔ یعنی پس کیا تم عقل نہیں کرو گے۔ اس سے واضح ہے کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے لئے عقل درکار ہے۔ صرف بے عقل اور نادان لوگ ہی ایمان سے عاری ہوتے ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایمان بالغیب اور ایمان بالرسول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان فراہم کئے ہیں۔ جو انسانی عقل کو اپیل کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر ایسے سامان نہ ہوں جو انسانی عقل کو اپیل کرتے ہوں۔ تو انسان غیب اور رسول پر کس طرح عقلی طور پر ایمان لا سکتا ہے۔

انسان کی فطرت ہے کہ جب اس کو کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئے۔ اس وقت تک وہ اس کو مانتا نہیں۔ انسان کئی طریقوں سے کسی بات کو سمجھ سکتا ہے۔ مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ انسان بائیسکل چلا سکتا ہے۔ تو یہ بات کسی شخص کو سمجھانے کے لئے ضروری ہے کہ بائیسکل پر سوار ہو کر اس کو دکھایا جائے۔ یا اگر بائیسکل موجود نہ ہو۔ تو بائیسکل کا نمونہ بنا کر اس کو دیدہ کر دکھایا جائے کہ زور سے چلانے پر دو پہیے جو آگے پیچھے لگے ہوں ایک حد تک ہموار سطح پر چل سکتے ہیں۔ پھر اس کو یہ بھی ایسے نمونے سے سمجھایا جا سکتا ہے کہ ہینڈل سے سوار ہونے والا بائیسکل کو سیدھا رکھ سکتا ہے۔ اور اس طرح جہاں تک چاہے اس کو سیدھا لے جا سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ غیب کے تو معنی ہی ہیں کہ وہ ہمارے نظروں کے سامنے نہیں آسکتا۔ پھر جو چیز نظروں کے سامنے نہیں آسکتی یا چھوئی نہیں جا سکتی اور نہ سونگھی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لا تدرکہ الابصار

یعنی انسانی حواس اللہ تعالیٰ کو نہیں پا سکتے۔ اس لئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب انسانی حواس اللہ تعالیٰ کو جو غیب ہے پا نہیں سکتے۔ تو اس پر ایمان لانے کے لئے عقلی دلیل کیا ہے۔ اور جب غیب کے لئے کوئی دلیل نہیں تو پھر اس کے ملائکہ اور رسولوں اور کتابوں پر ایمان لانے کے کیا معنی ہیں۔ آخر ایک صاحب عقل انسان ایسی چیزوں پر کس طرح ایمان لا سکتا ہے۔ اس کو براہ راست جن کے حواس نہیں پا سکتے۔ اگر کوئی مادی چیز ہو تو اس کے نمونے کو یا خود اس چیز کو پیش کر کے ایک عقلمند انسان کو قائل کیا جا سکتا ہے۔ مگر جو چیزیں ہماری حواس کی زد میں آتی ہی نہیں۔ ان کا نمونہ یا خود اس کو کس طرح محسوس کیا جا سکتا ہے۔

لہذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی چیزوں پر ایمان لانے کے لئے کیا دلائل ہیں جو انسانی حواس خمسہ کی زد میں نہیں ہیں۔ اس کا جواب خود اللہ تعالیٰ یہ دیتا ہے کہ بے شک انسانی حواس غیب کو نہیں پا سکتے۔ مگر

ھو یدرک الابصار

یعنی اللہ تعالیٰ خود حواس انسانی پر نازل ہوتا ہے۔ ان ذرائع میں سے جن سے اللہ تعالیٰ حواس انسانی پر نازل ہوتا ہے ایک ذریعہ رسالت ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض انسانوں کو چن لیتا ہے جو اس کی پیغامبری کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ایک رسول کے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہے۔ اور وہ واقعی وہ اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ

لقد ارسلنا رسلنا بالبیّنات (حدید ۲۶)

یعنی ہم اپنے رسولوں کو نشانات دے کر بھیجتے ہیں۔ اس لئے جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ اس کو اپنا دعوےٰ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہے لازم ہے کہ وہ ایسے نشان دکھلائے جن کو انسانی عقل تسلیم کرے۔ یہ نشانات کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں سے معجزات پیشگوئیاں قبولیت دعا وغیرہ واضح نشان ہیں۔ یہ نشانات کہ جو انبیاء علیہم السلام کو دیئے جاتے ہیں کوئی حد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس قدر اور جس طرح کا چاہے نشان اپنے نبی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے دیتا ہے۔ چنانچہ بعض لوگوں کے لئے تو نبی اللہ کی زندگی ہی ایک عظیم نشان ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک عظیم نشان بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ہی کی زبان سے فرماتا ہے

فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون

(سورۃ یونس آیت ۱۷)

یعنی میں نے تمہارے درمیان ایک عمر بسر کی ہے۔ کیا پھر بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے گویا آپ کی پاک زندگی بذات خود آپ کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ ایک عقلمند انسان کے لئے یہی نشان کافی ہے۔ کفار کہتے تھے کہ کوئی اور قرآن لاؤ۔ یا اس کو بدل دو۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو میں تمہیں نہ سناتا۔ اور تم جانتے ہو کہ میری سچائی کا ثبوت و میری صداقت میری زندگی ہے۔ جو میں نے تم میں گزاری ہے۔ (باقی)

اولاد کی تربیت

* اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے!

* آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں!

(مینیجر الفضل ربوہ)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج واسراء

(مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مُبلغ بلادِ عربیہ)

(۳)

حدیث میں اسکی تشریح

اس قرآنی بیان کی تشریح و تفصیل میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں ان کی روایات میں چونکہ کسی قدر اختلاف پایا جاتا ہے اس لئے اس ضمن میں مضبوط اور معتبر روایتوں میں سے اُس حصہ کو ذیل میں درج کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ جنہیں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے نے اپنی تحقیق و چھان بین کے بعد اختلاف و اختلاط سے پاک دیکھ کر سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل میں رقم فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں:-

"جاننا چاہیئے کہ معراج کے متعلق صحیح روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ "ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد حرام کے اُس حصہ میں جو حطیم کہلاتا ہے لیٹے ہوئے تھے اور یقظہ اور نوم کی درمیانی حالت تھی یعنی آپ کی آنکھ تو سوتی تھی مگر دل بیدار تھا کہ آپ نے دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام نمودار ہوئے ہیں۔ حضرت جبرائیلؑ نے آپ کے قریب آکر آپؐ کو اُٹھایا اور چاہِ زمزم کے پاس لاکر آپؐ کا سینہ چاک کیا اور آپؐ کے دل کو زمزم کے مصفّا پانی سے اچھی طرح دھویا۔ اس کے بعد ایک سونے کی طشتری لائی گئی جو ایمان و حکمت سے لبریز تھی۔ اور حضرت جبرائیلؑ نے آپؐ کے دل میں حکمت و ایمان کا خزانہ بھر کر آپؐ کے سینہ کو پھر اُسی طرح بند کر دیا۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام آپؐ کو اپنے ساتھ لے کر آسمان کی طرف اُٹھ گئے۔ اور پہلے آسمان کے دروازہ پر پہنچ کر دستک دی۔ دربان نے پوچھا کون ہے؟ جبرائیلؑ نے جواب دیا میں جبرائیل ہوں۔ اور میرے ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دربان نے پوچھا کیا محمدؐ کو بلایا گیا ہے؟ جبرائیل نے کہا ہاں۔ اس پر دربان نے دروازہ کھول کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خوش آمدید کہا۔ اندر داخل ہو کر آنحضرتؐ نے ایک بزرگ انسان کو دیکھا جس نے آپؐ سے مخاطب ہو کر کہا مرحبا اے صالح نبی اور اے صالح فرزند، اور آپؐ نے بھی اسے سلام کہا۔ اس شخص کے دائیں اور بائیں ایک بہت بڑی تعداد میں روحوں کا سایہ پڑ رہا تھا۔ جب وہ اپنے دائیں طرف دیکھتا تھا تو اس کا چہرہ خوشی سے تمتما اُٹھتا تھا۔ اور جب بائیں طرف دیکھتا تھا تو غم سے اس کا مُنہ اُتر جاتا تھا۔ آنحضرتؐ نے جبرائیلؑ سے پوچھا۔ یہ صاحب کون ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا یہ آدمؑ ہیں اور ان کے دائیں طرف ان کی نسل میں سے اہلِ جنّت کا سایہ پڑ رہا ہے جسے دیکھ کر وہ خوش ہوتے ہیں اور بائیں طرف اہلِ نار کا سایہ ہے جسے دیکھ کر وہ غم محسوس کرتے ہیں، اس کے بعد جبرائیلؑ آپؐ کو لے کر آگے چلے اور دوسرے آسمان کے دروازہ پر بھی آپؐ کو وہی واقعہ پیش آیا۔ اور اس کے اندر داخل ہو کر آپؐ نے دو شخصوں کو دیکھا۔ جنہوں نے ان الفاظ میں آپؐ کا خیر مقدم کیا کہ مرحبا اے صالح نبی اور صالح بھائی۔ آپؐ نے بھی انہیں سلام کہا اور جبرائیل نے آپؐ کو بتایا کہ یہ حضرت عیسٰےؑ اور حضرت یحییٰؑ ہیں جو خالہ زاد بھائی تھے۔ اسی طرح جبرائیلؑ آپؐ کو اپنے ساتھ لے کر تیسرے اور چوتھے اور پانچویں آسمان میں سے گزرے جن میں آپؐ نے علی الترتیب حضرت یوسفؑ اور حضرت ادریسؑ اور حضرت ہارونؑ کو پایا۔ چھٹے آسمان پر آپؐ کی حضرت موسٰیؑ سے ملاقات ہوئی۔ اور حضرت موسٰیؑ نے بھی اسی طرح آپؐ کو مرحبا کہا اور آپؐ نے سلام کیا، جب آپؐ ان سے آگے گزرنے لگے تو حضرت موسٰیؑ رو پڑے جس پر آواز آئی "اے موسٰی کیوں روتے ہو؟ حضرت موسٰیؑ نے کہا اے میرے اللہ یہ نوجوان میرے پیچھے آیا ہے مگر اس کی امت میری امت کی نسبت جنّت میں زیادہ داخل ہوگی۔ اے میرے اللہ میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ کوئی شخص میرے پیچھے آکر مجھ سے آگے نکل جائے گا۔[1]

اس کے بعد آپؐ ساتویں آسمان میں داخل ہوئے جہاں آپؐ کی حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی جو بیتِ معمور کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ یہ بیت معمور آسمانی عبادت گاہ کا مرکز تھا (جس کے گویا ظِل کے طور پر دنیا میں کعبۃ اللہ تعمیر ہوا تھا) حضرت ابراہیمؑ نے بھی آپؐ کو دیکھ کر اسی طرح مرحبا کہا جس طرح حضرت آدمؑ نے کہا تھا (کیونکہ وہ بھی حضرت آدمؑ کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جدامجد تھے) اور آپؐ نے بھی اسی طرح انہیں سلام کہا۔

"اس کے بعد آپؐ اور آگے بڑھے اور وہاں پہنچے جہاں اس وقت تک کسی بشر کا قدم نہیں پہنچا تھا۔ یہاں آپؐ نے اپنے اوپر سے بہت سی قلموں کے چلنے کی آواز سُنی (جو گویا قضاء و قدر کی قلمیں تھیں) اس کے بعد آپؐ کو اپنے سامنے ایک بیر کا سا درخت نظر آیا جو گویا زمینی تعلقات کے لئے آسمان کا آخری نقطہ تھا۔ اور اس کے ساتھ سے جنت مادی شروع ہوتی تھی۔ اس بیری کے درخت کے پھل اور پتے بہت بڑے بڑے اور عجیب و غریب قسم کے تھے۔ جب آپؐ نے اس درخت کو دیکھا تو اس پر ایک فوق البیان اور گوناگوں تجلّی کا ظہور ہوا جس کے متعلق آپؐ فرماتے ہیں کہ "الفاظ میں یہ طاقت نہیں کہ انہیں بیان کر سکیں"۔ اس بیری کے نیچے چار دریا بہہ رہے تھے جن کے متعلق حضرت جبرائیلؑ نے آپؐ کو بتایا کہ ان میں سے دو دریا تو دنیا کے ظاہری دریا نیل و فرات ہیں اور دو باطنی دریا ہیں جو جنت کی طرف کو بہتے ہیں۔ اس موقعہ پر آپؐ کو حضرت جبرائیلؑ اپنی اصلی شکل و صورت میں نظر آئے۔ اور آپؐ نے دیکھا کہ وہ چھ سو پَروں سے آراستہ ہیں۔ اس کے بعد آپؐ کو جنت کی سیر کرائی گئی اور بالآخر آپؐ نے دیکھا کہ آپؐ خدائے ذوالجلال کے دربار میں پیش ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپؐ سے بلا واسطہ کلام فرمایا۔ اور بعض بشارات دیں۔ اور آخر کار خدا تعالےٰ کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ آپؐ کی امت کے لئے رات دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ آپؐ یہ حکم لے کر واپس آئے تو راستہ میں حضرت موسٰیؑ نے آپؐ کو روک کر پوچھا کہ آپؐ کو کیا احکام ملے ہیں؟ آپؐ نے پچاس نمازوں کا حکم بیان کیا۔ حضرت موسٰیؑ یہ حکم سُن کر چونک پڑے اور کہا کہ میں بنی اسرائیل کے ساتھ واسطہ پڑنے کی وجہ سے صاحبِ تجربہ ہوں۔ آپؐ کی امت کو اتنی نمازوں کی ہرگز برداشت نہ ہوگی۔ پس آپؐ واپس جائیں اور خدا سے اس حکم میں تخفیف کی درخواست کریں۔ آپؐ گئے اور اللہ تعالےٰ نے پچاس میں دس کی کمی کر کے چالیس نمازوں کا حکم دیا۔ مگر واپسی پر حضرت موسٰیؑ نے پھر روکا اور کہا کہ یہ بھی بہت زیادہ ہیں آپؐ واپس جا کر مزید رعایت مانگیں۔ اس پر آپؐ پھر گئے اور دس کی مزید رعایت منظور ہوئی۔ غرض اس طرح حضرت موسٰیؑ کے مشورہ پر آپؐ بار بار خدا کے دربار میں گئے اور بالآخر اللہ تعالےٰ نے پانچ نمازوں کا حکم دیا۔ اس پر حضرت موسٰیؑ نے آپؐ کو پھر روکا اور مزید رعایت کے لئے واپس جانے کا مشورہ دیا۔ اور کہا کہ میں بنی اسرائیل کو دیکھ چکا ہوں وہ اس سے بھی کم عبادت کو نباہ نہیں سکے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ اب مجھے واپس جاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ اس پر غیب سے آواز آئی "اے محمدؐ یہ نمازیں پانچ بھی ہیں اور پچاس بھی۔ کیونکہ ہم نے ایک نماز کے بدلے میں دس کا اجر مقرر کر دیا ہے۔ اس طرح ہمارے بندوں سے تخفیف بھی ہوگئی اور ہمارا اصل حکم بھی قائم رہا۔ اس کے بعد جب آپؐ مختلف آسمانوں میں سے ہوتے ہوئے نیچے اُترے تو آپؐ کی آنکھ کھل گئی۔ یعنی یہ کشف کی حالت جاتی رہی۔ اور آپؐ نے دیکھا کہ آپؐ اسی طرح مسجد حرام میں لیٹے ہوئے ہیں۔[1][2]

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔اے اس سلسلہ میں اپنی تحقیق کی بناء پر ایک اہم چیز کی نشان دہی کرتے ہوئے مزید تحریر فرماتے ہیں:-

"بعض روایتوں میں معراج ہی کے ذکر میں ایک گھوڑے کی قسم

---

[1] یہ فقرہ حضرت موسٰیؑ کی طرف سے نعوذ باللہ حسد کے طور پر نہیں تھا بلکہ ایک طبعی رشک کا اظہار تھا جو آنحضرتؐ کی ارفع شان کو ظاہر کرنے کے لئے نیا لباً خدائی تصرف کے ماتحت کرایا گیا۔

[1] بخاری کتاب الصلوٰۃ و کتاب بدء الخلق و کتاب التفسیر و کتاب التوحید و مسلم ابواب الاسراء

[2] جملہ عبارت متن و حاشیہ مندرجہ بالا منقول از سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صفحہ ۲۵۸ تا ۲۶۱

کی سواری براق نامی کا لایا جانا اور آپؐ کا اس پر سوار ہو کر یہ سفر طے کرنا اور آپؐ کے سامنے دو یا تین دودھ اور شراب وغیرہ کے پیالوں کا پیش کیا جانا وغیرہ بیان ہوا ہے مگر تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نظارے دراصل اسراء کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور جیسا کہ بعض متقدمین کی بھی رائے ہے[1] راویوں کی غلطی سے معراج کے ذکر میں مخلوط ہو گئے ہیں۔ واللہ اعلم۔[2]

اسراء

دوسرا واقعہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسراء کا ہے جیسا کہ ابتداء میں ذکر آ چکا ہے۔

وجہ تسمیہ

اسراء کے معنے کسی کو رات کے وقت ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے یا سفر کرانے کے ہیں۔ چونکہ آنحضرتؐ کو یہ سیر روحانی رات کے وقت کرائی گئی تھی اس لئے اس کا نام اسراء رکھا گیا۔

اسراء کا ذکر قرآن مجید میں

اسراء کے متعلق جو ذکر قرآن شریف میں آتا ہے وہ یہ ہے:-

سبحٰن الذی اسریٰ
بعبدہٖ لیلاً من المسجد
الحرام الی المسجد
الاقصا الذی بارکنا
حولہٗ لنریہٗ من
اٰیٰتنا۔ انہٗ ھو السمیع
البصیرہ ....
واذ قلنا لک ان ربک
احاط بالناس وما
جعلنا الرؤیا التی
اریناک الا فتنۃ للناس[3]

یعنی پاک ہے وہ خدا جو اپنے بندے کو ایک رات کے دوران میں اس حرمت والی مسجد سے اس مسجد اقصےٰ تک جس کے ارد گرد کو بھی ہم نے برکت دی ہے اس لئے لے گیا کہ تا ہم اُسے اپنے بعض نشان دکھلائیں۔ بے شک خدا بہت سننے والا اور دیکھنے والا ہے ...... یہ وہی موقعہ تھا جب اے رسول ہم نے تجھے یہ کہا کہ تیرے رب نے لوگوں کو گھیر لیا ہے اور جو رؤیا ہم نے تجھے دکھائی وہ لوگوں کے لئے ایک آزمائش تھی۔

اسراء کا ذکر حدیث میں

اور حدیث میں جو تفصیلات اسراء کے واقعہ کی بیان ہوئی ہیں اس کے متعلق سیرت خاتم النبیین میں حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

"ایک رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک خدائی فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور ایک گدھے سے بڑا مگر خچر سے چھوٹا جانور براق نامی جو نہایت خوبصورت سفید رنگ لمبے جسم کا تھا۔ آپؐ کے سامنے پیش کر کے اس پر آپؐ کو سوار کیا اور پھر آپؐ کو ساتھ لے کر بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس جانور کا قدم اس تیزی کے ساتھ اٹھتا تھا کہ ہر قدم نظر کی انتہائی حد تک لے جاتا تھا۔ اور آپؐ بہت جلد بیت المقدس میں پہنچ گئے۔ یہاں آپؐ نے اس جانور کو اس حلقہ میں باندھ دیا جہاں گزشتہ انبیاء اسے باندھا کرتے تھے۔ اور پھر آپؐ مسجد میں تشریف لے گئے۔ یہاں گزشتہ انبیاء کی ایک جماعت جن میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام خاص طور پر مذکور ہوئے ہیں پہلے سے موجود تھے۔ آپؐ نے ان انبیاء کے ساتھ مل کر نماز پڑھی جس میں آپؐ امام ہوئے اور باقی انبیاء مقتدی بنے۔ اس کے بعد جبرائیل نے (کیونکہ یہ فرشتہ جبرائیل تھا) آپؐ کے سامنے دو پیالے پیش کئے۔ ان میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی۔ آپؐ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اور شراب ردّ کر دی۔ جس پر جبرائیل نے کہا۔ آپؐ نے فطرت کی بات پہچان لی۔ اگر آپؐ شراب کا پیالہ لیتے تو آپؐ کی امت بھٹکتی پھرتی۔"[1]

اور بعض دوسری روایتوں میں اسکی مزید تفصیل یوں بیان ہوئی ہے کہ:-

"جب حضرت جبرائیلؑ آپؐ کے سامنے براق لائے اور آپؐ اس پر سوار ہونے لگے تو وہ کچھ چمکا جس پر جبرائیل نے براق سے کہا۔ براق ٹھہرو ٹھہرو۔ واللہ آج تک تم پر کوئی اس شان کا شخص سوار نہیں ہوا۔ اس پر بُراق شرم سے پسینہ پسینہ ہو کر خاموش کھڑا ہو گیا۔ اس کے بعد آپؐ اس پر سوار ہو کر حضرت جبرائیل کے ساتھ بیت المقدس کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستہ میں آپؐ کو ایک بُڑھیا ملی جسے دیکھ کر آپؐ نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا۔ آگے چلئے آگے چلئے۔ جب آپؐ آگے روانہ ہوئے تو تھوڑی دیر کے بعد آپؐ راستہ کے ایک طرف سے کسی نے آواز دے کر بُلایا کہ محمدؐ اِدھر آؤ۔ مگر جبرائیل نے آپؐ سے پھر کہا کہ چلئے آگے چلئے۔ جب آپؐ آگے آئے تو کچھ دیر کے بعد آپؐ کو راستہ میں چند آدمیوں کی ایک جماعت ملی جنہوں نے ان الفاظ میں آپؐ کو سلام کہا کہ "اے اوّل تجھ پر خدا کا سلام ہو۔ اے آخر تجھ پر خدا کا سلام ہو۔ اے حاشر (یعنی جمع کرنے والے) تجھ پر خدا کا سلام ہو۔" جبرائیل نے کہا آپ بھی انکے سلام کا جواب دیں۔ چنانچہ آپؐ نے بھی انہیں سلام کہا اور پھر آگے روانہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر یہی جماعت آپؐ کو راستہ میں ملی اور پھر انہی الفاظ میں سلام کہا اور کچھ وقفہ کے بعد پھر تیسری دفعہ یہی واقعہ پیش آیا۔ اس کے بعد آپؐ بیت المقدس میں پہنچ گئے۔ یہاں جبرائیل نے آپؐ کے سامنے تین پیالے پیش کئے۔ ایک میں پانی تھا دوسرے میں شراب تھی اور تیسرے میں دودھ تھا۔ آپؐ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اور باقی دونوں ردّ کر دئے۔ جبرائیل نے کہا۔ آپؐ نے فطرت کی بات اختیار کی ہے۔ اگر آپؐ پانی لیتے تو آپؐ کی اُمت غرق ہو جاتی۔ اور اگر شراب کا پیالہ لیتے تو آپؐ کی امت بھٹکتی پھرتی پھر آپؐ کے سامنے حضرت آدمؑ اور ان کے بعد کے انبیاء لائے گئے۔ اور آپؐ نے ان کا امام بن کر انہیں نماز پڑھائی۔ اس کے بعد جبرائیل نے آپؐ سے کہا کہ وہ جو آپؐ نے راستہ میں بڑھیا دیکھی تھی وہ دنیا تھی۔ اور دنیا کی عمر میں اب صرف اسی قدر وقت باقی رہ گیا ہے جو اس بڑھیا کی عمر میں باقی رہتا ہے۔ اور وہ جو آپؐ کو کوئی شخص راستہ کے ایک طرف بُلاتا تھا وہ شیطان تھا۔ جو آپؐ کو راستہ سے ہٹا کر اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ اور وہ جو آپؐ کو آخر میں ایک جماعت ملی تھی اور انہوں نے آپؐ کو سلام کہا تھا۔ وہ خدا کے رسول حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام تھے۔ اس کے بعد آپؐ مکّہ کی طرف واپس لوٹ آئے"[1]*

یہ وہ واقعات ہیں جو معراج اور اسراء میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیش آئے ان کی تفصیل درج کر دینے کے بعد اس ضمن میں ایک نہایت اہم امر کی وضاحت بھی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی یہ سیر ملکوتی اس ظاہری جسم کے ساتھ تھی یا یہ سیر روحانی اور کشفی طور پر آپؐ کو کرائی گئی تھی۔

(باقی)

---

[1] زرقانی جلد ۶ بحث اسراء و معراج
[2] سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صفحہ ۲۶۱
[3] سورۃ بنی اسرائیل ع ۱ و ع ۶

[1] صحیح بخاری باب تفسیر سورۃ بنی اسرائیل و مسلم باب الاسراء و باب ذکر المسیح ابن مریم۔

[1] ترمذی باب التفسیر و ابن کثیر تفسیر آیت اسراء بحوالہ ابن جریر از روایت انس بن مالک و ابن ہشام ذکر اسراء ملخصاً۔

* یہ دونوں اقتباس از سیرت خاتم النبیین حصہ اوّل صفحہ ۲۶۳-۲۶۲

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۹/۱۱/۶۶ بروز ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈماسٹروں کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لا دیں۔ (ناظر امور عامہ)

میرے دادا جان محترم چوہدری الہ داد صاحب مرحوم

سعیدہ اختر صاحبہ بنت محمد فضل داد صاحب

میرے پیارے دادا جی محترم الہ داد صاحب مرحوم ۹ر جولائی بروز ہفتہ بوقت ساڑھے بارہ بجے ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت مخلص احمدی تھے جولائی یا اگست ۱۹۰۱ء میں مولوی شیخ عبداللہ صاحب ولد محترم شیخ عبدالحق صاحب مرحوم ساکن وڈالہ بانگر تحصیل گورداسپور کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اس وقت ان کی اٹھارہ انیس برس عمر تھی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے۔ ۱۹۰۵ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی حضور کی خدمت میں یہ حاضری ایک خواب کی بناء پر تھی۔

بابا جی نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ لباس بھی بہت سادہ رکھتے تھے ان کی زندگی کے آخری ایام کا نہایت ہی قابل تقلید واقعہ ہے کہ وفات سے تقریباً ڈیڑھ دو سال پیشتر انہوں نے حقہ نوشی چھوڑ دی۔ حقہ نوشی کی عادت انہیں بچپن سے تھی جوانی کی عمر میں کوشش کے باوجود حقہ نہ چھوڑ سکے لیکن تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں انہوں نے یہ عادت چھوڑ دی اور اس کا دوبارہ نام تک نہ لیا۔ ان کے چھوٹے بھائی ماسٹر مولا داد صاحب جو محلہ دارالیمن میں رہتے ہیں تقریباً روزانہ ہی ہمارے گھر آتے ہیں۔ دونوں بھائیوں میں باہمی بہت محبت تھی۔ انہوں نے سمجھا کہ کسی ناراضگی کی بناء پر حقہ چھوڑا ہے۔ مگر فرمانے لگے مجھے اب حقہ سے نفرت ہو گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور ہم دست بدعا ہیں کہ وہ ہمارے پیارے بابا جی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرما دے۔ (آمین) نیز ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ (بیگم خان بہادر محمد دلاور خان صاحب مرحوم آف چار باغ مردان) بہت بیمار ہیں اور سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی فیملی وارڈ میں زیر علاج ہیں وہ بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت میں اور جماعت کے بزرگوں اور سب بہن بھائیوں کی خدمت میں خاص دعا کے لئے عاجزانہ عرض کرتی ہوں اللہ تعالیٰ شافی مطلق اپنی خاص رحمت سے میری والدہ صاحبہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

بیگم میجر اسلم خان مرحوم آف کلڈنہ کا نیچ مری حال سی ایم ایچ راولپنڈی فیملی وارڈ، سول نمبر ۸ کمرہ نمبر ۴

تفسیر صغیر کا دوسرا عکسی ایڈیشن شائقین حضرات جلد حاصل کریں

تفسیر صغیر کا پہلا ایڈیشن آرٹ پیپر پر مارچ میں شائع ہوا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مقبول ہوا اور ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔

احباب کے اشتیاق کے پیش نظر دوسرا ایڈیشن سیکنڈ کلاس کاغذ پر تین ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یہ ایڈیشن بھی خدا کے فضل سے بہت مقبول ہوا اور اب اس کی بہت تھوڑی جلدیں باقی ہیں۔ شادی کے موقعہ پر تحفہ دینے کے لئے خاص جلدیں بھجوائی گئی ہیں۔ جن احباب نے ابھی تک تفسیر صغیر حاصل نہ کی ہو۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ جتنی جلدی ہو سکے دفتر ادارۃ المصنفین سے تفسیر حاصل کریں۔ دوسرے ایڈیشن کی شائع شدہ تفسیر کا ہدیہ علاوہ محصولڈاک اٹھارہ روپے ہے۔ اب رمضان المبارک شروع ہونے والا ہے، اس لئے احباب کو اس قیمتی تحفہ سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے

(ابوالمنیر نورالحق منیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ)

۲۹ر رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے والے احباب

ایسے افراد کے ناموں کی اشاعت کی ذمہ داری متعلقہ جماعتوں پر ہوگی

چونکہ مقامی طور پر چندہ وصول کرنے کی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد میسر آتی ہے۔ اس لئے ۲۹ر رمضان سے پہلے سو فی صدی چندہ کرنے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کروائے جائیں تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو امسال عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ر رمضان کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین جو اپنا چندہ سو فیصدی ادا کر چکے ہوں مذکور ہوں اور ایسی فہرست دفتر ہذا کو اولین فرصت میں ارسال فرما دیں۔ امسال انشاء اللہ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں ہی اشاعت پذیر ہوں گی۔

۲۹ر رمضان سے پہلے جو فہرستیں قسطوار دفتر ہذا میں موصول ہوں گی وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور پیش کر دی جائیں گی۔ لیکن ان کی اشاعت الفضل میں نہ کی جائے گی۔ الفضل میں وہی فہرستیں شائع ہوں گی جو ۲۹ر رمضان المبارک کے معاً بعد جامع طور پر مرکز کو مہیا کی جائیں گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ منعقد ہوگا۔ عہدیداران جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرما دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

چندہ وقف جدید جلد بھجوائیں

حضرت امیر المومنین کے خطبات جمعہ فرمودہ ۲۲/۷ اور ۲۲/۱۰ کی تعمیل میں جملہ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بچوں کے وعدہ جات اور چندہ وقف جدید جس قدر جلد ممکن ہو سکے بھجوا دیں۔

۲۔ وقف جدید سال نہم مورخہ ۳۱/۱۲/۶۶ کو ختم ہو رہا ہے تمام جماعتیں بقیہ چندہ وصول فرما کر دسمبر تک داخل خزانہ کروا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

بقایا جات کی فہرستیں اور چٹھیاں جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں۔

ناظم مال وقف جدید

احباب سے ضروری گذارش

اخبار الفضل میں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب جماعت اعلان نکاح اور اعلان ولادت اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوایا کریں۔ لیکن اکثر احباب نے اس طرف توجہ نہیں دی۔

احباب جماعت کی خدمت میں دوبارہ گذارش ہے کہ وہ ایسے اعلان بغیر اپنے امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت کے نہ بھجوائیں۔ اس طرح کسی اعلان کی اشاعت نہیں کی جائے گی۔

(مینیجر الفضل)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ رشتہ ناطہ کے متعلق ہر جگہ تکلیف محسوس کی جا رہی ہے اور ضرورتمند دوستوں کو یہ شکایت ہے کہ مناسب رشتے ہیں نہیں مل رہے۔ لیکن آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ جب مرکز میں آپ بزرگوں کی طرف سے فہرست ہائے قابل نکاح ذکور و اناث ضروری کوائف کے ساتھ نہ آئیں تو دفتر کس طرح ضرورتمند احباب کو مناسب رشتے بتا سکتا ہے۔

عاجز نے بارہا آپ بزرگان کی خدمت میں بذریعہ خطوط یہ توجہ دلائی ہے کہ جس طرح ہو سکے اپنی اپنی فرصت میں اس فریضہ کو سرانجام دیں۔ مگر اب تک چند جماعتوں کی فہرستیں دفتر میں آئی ہیں۔ جب تک سب جماعتوں کی طرف سے ایسی فہرستیں نہ آئیں رشتہ ناطہ کی دقت حل نہیں ہو سکتی۔

پس اس دقت کو دور کرنے کا علاج آپ بزرگوں کے ہاتھ میں ہے۔ میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ ہر جماعت میں سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کئے جائیں اور وہ سیکرٹری صاحبان اپنے پاس رجسٹر میں قابل نکاح ذکور و اناث کی ضروری کوائف کے ساتھ فہرست درج کریں اور اس کی نقل ہمارے دفتر کو مہیا کریں اور رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں جو کام کریں۔ اس کی باقاعدہ مرکز رشتہ ناطہ میں اطلاع دیتے رہیں۔ جن جماعتوں میں اب سیکرٹری موجود نہیں ان میں جلد سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کیا جائے یا سیکرٹری صاحب امور عامہ اس کام کو خود انجام دیں۔

سو میں امید کرتا ہوں کہ اس نازک اور اہم کام میں تمام امراء و صدر صاحبان جماعت دفتر رشتہ ناطہ کا ہاتھ بٹائیں گے اور مجلس شوریٰ میں جو آپ بزرگوں نے رشتہ ناطہ کے متعلق فیصلہ جات کئے ہیں۔ ان کو عملی جامہ پہنائیں گے۔

(انچارج شعبہ رشتہ ناطہ)

نظارت اصلاح و ارشاد کا رعایتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصولڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا۔

	پیسے
۱۔ شان مسیح موعودؑ	۵۰ ۔ ۔
۲۔ القول المبین	۵۰ ۔ ۔
۳۔ حافظ کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ	۵۰ ۔ ۔
۴۔ امام المہدی کا ظہور	۔ ۔ ۲
۵۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۵۰ ۔ ۱
۶۔ مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء	۰۰ ۔ ۲
۷۔ احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۵۰ ۔ ۱
۸۔ نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا مؤقف	۵۰ ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

(۱) چوہدری رکن الدین صاحب زعیم اعلیٰ اور سیٹھی عبدالعزیز صاحب بیمار ہیں۔ ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۲) خاکسار کی اہلیہ ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ آگے سے کچھ افاقہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے اسے کامل صحتیاب کرے۔

نیاز قطب احمد بٹ پشاور شہر

(۳) مکرم شیخ دوست محمد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی کاملہ و عاجلہ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(۴) مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ (عبدالرشید عابد عفی عنہ هلالی پور دی)

تعلیم الاسلام کالج یونین کا افتتاح

ربوہ ۔ مورخہ ۱۰ر نومبر کو تعلیم الاسلام کالج یونین کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ آغاز کار یونین کے نئے عہدیدار محترم پرنسپل صاحب کی معیت میں جلوس کی شکل میں ہال میں داخل ہوئے۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد انچارج کالج یونین نے سال رواں کے صدر پرویز احمد خاں کا تعارف کرایا جس کے بعد انہیں کرسی صدارت پیش کی گئی۔

صاحب صدر نے کرسی صدارت پر متمکن ہونے کے بعد یونین کے نئے سیکرٹری چوہدری محمد نواز خان کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد جائنٹ سیکرٹری چوہدری غلام حسن اور اسسٹنٹ سیکرٹری شجاع الحق صاحب کا تعارف کرایا گیا۔ پھر صاحب صدر نے یونین کے اعزازی ممبروں صاحبزادہ جمیل لطیف، نعیم عثمان، صاحبزادہ مرزا فرید احمد، مجید الحسن گیلانی، محمد سمیع طاہر، اور عبدالبصیر کا تعارف کرایا۔

آخر میں صاحب صدر کی درخواست پر کالج کے پرنسپل محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) نے طلباء سے خطاب فرما کر انہیں نصائح فرمائیں۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ یونین کے نئے عہدیداروں کو صحیح رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس طرح یونین کی افتتاحی تقریب سادگی اور وقار سے اختتام پذیر ہوئی۔ (نمائندہ ٹی آئی کالج یونین)

جماعتوں کی تربیت کیلئے امراء ضلع آدمی مہیا کریں

گذشتہ مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء میں تجویز ۱۱ یہ تھی کہ:-

"پاکستان میں کثرت دیہاتی جماعتوں کی ہے۔ اس وقت ان کی تربیت کی اشد ضرورت محسوس کی جا رہی ہے اور معلمین کی تعداد اتنی قلیل ہے کہ یہ ضرورت کما حقہٗ پوری نہیں ہو رہی۔ لہذا چاہیئے کہ نظارت اصلاح و ارشاد یا وقف جدید یہ انتظام کرے کہ ہر دیہاتی جماعت میں سے ایک شخص کو لے کر اس کی چھ ماہ یا سال میں تعلیم و تربیت کا انتظام کرے اور وہ واپس آکر تعلیمی اور تربیتی امور میں جماعت کی رہنمائی کر سکے۔"

سب کمیٹی نے اس تجویز کو ترمیم کے ساتھ منظور کیا کہ جماعتیں موزوں آدمی بھجوائیں اور ایک سال یا چھ ماہ کے اخراجات کا بندوبست کریں وغیرہ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:-

"جماعتیں اخراجات کیوں برداشت کریں۔ یہاں لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام ہو گا۔ ویسے جماعتیں انہیں جیب خرچ دینا چاہیں تو دیدیں۔ آپ آدمی بھجوانے والے بنیں۔ یہاں تعلیم و تربیت کا انتظام ہو جائے گا۔ اصل کام انتظام کرنا نہیں بلکہ اصل کام موزوں آدمی کا انتخاب کر کے مرکز میں بھجوانا ہے اور اس کی ذمہ داری امراء ضلع پر ڈالنی چاہیئے۔ اور خصوصاً صوبہ سرحد کی جماعت پر چونکہ وقف جدید انجمن احمدیہ کی رپورٹ ہے کہ وہ موزوں آدمی مہیا نہیں کرتی۔ غرض آپ آدمی بھجوائیں ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام ہو جائے گا۔ لیکن بات یہ ہے کہ آپ تجویز پاس کر کے اور خوش ہو کر گھروں کو چلے جائیں گے اور آدمی کوئی نہیں بھیجیں گے تو خالی تجویز پاس کرنے سے کچھ نہیں بنے گا۔"

نظارت ہذا اس مختصر نوٹ کے ذریعہ امراء ضلع کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع سے موزوں آدمی بھجوائیں۔ اگر سیکرٹریان اصلاح و ارشاد کو بھجوایا جائے۔ جو کام کرتے ہوں اور سلسلہ کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں تو مناسب ہوگا۔ نظارت ہذا جماعتوں سے ۳۰ر نومبر تک جواب کی انتظار کرے گی۔ جب ہمارے پاس موزوں احباب کے نام پہنچ جائیں گے۔ تو فہرست اور تاریخ استفادہ کا اعلان کر دیا جائے گا۔ جواب جلد سے جلد بھجوانے کی کوشش کی جائے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

۵ ۔ میری اور میری اہلیہ کی صحت کئی دنوں سے خراب ہے احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نجیب الدین قریشی۔ ناظم آباد کراچی)

ضرورتِ وحی!

انسان کے اردگرد دو قسم کی چیزیں موجود ہیں۔ ایک چیز عالم محسوسات و مادیات ہے۔ اور دوسرا عالم معقولات و معنویات ہے۔ پہلا عالم عرش سے فرش تک عناصر اربعہ اور ان کے مرکبات، معدنیات، علویات، سفلیات سب کو شامل ہے۔ اور یہ تمام محسوسات ہی ہیں جن کا ادراک ہم بصر سے کر سکتے ہیں۔ دوسرا معقولات و معنویات کا عالم ہے جو بصر سے پوشیدہ ہے اور عالم محسوسات کی اشیاء کی طرح ترکیب اور اجزاء نہیں رکھتا مثلاً ایمانیات، طاعات، معاصی، اخلاق، عقائد یہ سب خالی از مادہ ہیں جن کے اجزاء مادہ سے ترکیب نہیں پاتے اور یہ تمام معقولات کہلاتے ہیں اور ان کو صرف عقل دریافت کر سکتی ہے ان میں سے اول محسوسات ہیں۔ اس لئے محسوسات میں جاہل و عالم کا فرق نہیں۔ بلکہ یہ سب کو معلوم ہو سکتے ہیں لیکن معقولات کے عالم صرف عقلاء و علماء رہیں۔ جب یہ حال ہوا تو ہم دیکھتے ہیں کہ مبصرات کو جب ہم دریافت کرتے ہیں اس کے لئے دو سامان نور کی ضرورت ہے۔ ایک نور داخلی جس کا نام نور بصر ہے۔ چنانچہ جو لوگ نور داخلی سے محروم ہیں وہ مبصرات کو نہیں جان سکتے جیسے اندھے۔ جب تک ان کو کوئی دوسرا نہ بتلائے کیونکہ ان کے پاس نور بصر نہیں۔ اس نور بصر کے علاوہ مبصرات کی دریافت کے لئے ایک اور نور کی بھی ضرورت ہے۔ جس کا نام نور خارجی ہے مثلاً آفتاب یا بجلی وغیرہ نور آفتاب نور کامل ہے اور باقی یا تو اس سے مستفاد ہیں جسے قائم مقام سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ نور خارجی نہ ہو پھر بھی مبصرات کا علم نہیں ہو سکتا اندھیری رات میں مبصرات کا علم نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ نور داخلی موجود رہتا ہے تو معلوم ہوا کہ معرفت مبصرات دو نوروں پر موقوف ہے۔

عصر حاضر الحاد و زندقہ کا دور ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ انسان کی رہنمائی کے لئے صرف عقل ہی کافی ہے۔ دین و مذہب مولوی کی من گھڑت ہے حالانکہ یہ بات قطعی غلط ہے کیونکہ جو معاملہ قدرت کا محسوسات و مبصرات کے ساتھ ہے وہی معاملہ بعینہٖ معنویات کے ساتھ ہے جو دستور الٰہی مادیات میں چلتا ہے۔ وہی روحانیات میں بھی چل رہا ہے۔ یہاں بھی نور وحی کی ضرورت ہے دو نوروں کا ہونا یہاں بھی ضروری ہے ایک داخلی دوم خارجی۔ داخلی کا نام نور بصیرت ہے اور خارجی کا نام وحی الٰہی ہے۔ جس طرح محسوسات اور مبصرات میں داخلی نور ارضی ہے اور خارجی نور سماوی اور شمسی ہے۔ یہی حال معنویات کا بھی ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کو نور سے تعبیر کیا گیا ہے ارشاد ربانی ہے

واتبعوا النور الذی انزل معہ الایۃ۔

اور تم اس نور کی پیروی کرو جو حضورؐ کے ساتھ نازل کیا گیا۔

یہ نور عالم بالا سے یہاں آتا ہے اور صرف اس لئے کہ محض عقل کی روشنی انسانی ہدایت کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ خارجی نور یعنی وحی الٰہی سے معلوم کیا جاتا ہے کہ انسانی فلاح و نجات کے لئے کون کون سے اعمال نافع ہیں اور کون کون سے مضر۔ اخلاق و عقائد میں بھی تنہا عقل کافی نہیں۔ جب تک ربانی نور کیا تھ وحی الٰہی کی روشنی نہ ہو جو نبی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے اسی لئے صاحب نور کے لئے سراجاً منیرا کے الفاظ مستعمل ہیں۔ سب قرآن اور صاحب قرآن دونوں کے لئے نور کا لفظ آیا ہے۔ اسی طرح قرآن مجید میں

افلا تعقلون - افلا تتفکرون - افلا یتدبرون

کے الفاظ سے تفکر، تعقل، تدبر کی دعوت دی جاری ہے اور عقل کے ساتھ نور عرفان بھی ضروری سمجھا گیا ہے۔" (ہفت روزہ نصرت لاہور)

گکھڑ منڈی کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ حنیف جنرل مرچنٹ نیوز ایجنٹ گکھڑ منڈی سے طلب فرمائیں۔ (مینیجر)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ کسی طرح تم پس انداز کر سکو گے اگر کوئی شخص اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں اور یہ چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں توجہ دلاتا ہوں تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرنا ہو تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

رمضان المبارک یعنی ماہ نزول القرآن

بہت جلد اللہ تعالیٰ کی خاص الخاص رحمتوں کا مبارک مہینہ نازل ہونے والا ہے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہیں پھر یہ مبارک دن دیکھنے نصیب ہوئے ہیں انہیں اس مہلت کو غنیمت سمجھنا چاہئے۔ اور جو نیکی ہو سکے اس کے کرنے میں تساہل نہ کرنا چاہیئے اس مبارک مہینہ میں جہاں تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ کلام پاک کی تلاوت کرنا چاہیئے اسکے معنی سمجھنے چاہئیں۔ اور ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے چنانچہ اس سال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے یہ رعایت یکم نومبر ۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱۔ جنوری ۶۷ء تک جاری رہیگی رمضان المبارک سے دو ماہ قبل رعایت اسلئے شروع کر دی ہے کہ آپ اطمینان سے اپنی پسند کے قرآن پاک ہدیہ کر لیں ہم نے تین مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوالیں اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہو گا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیئے

سالانہ چندہ ۶ روپے
قائد اشاعت
انصار اللہ مرکزیہ

۳۰ اپریل ۱۹۶۷ء تک فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی وصولی

وعدوں کی ایک تہائی سے زائد یعنی کم از کم بارہ لاکھ ہونی چاہیئے

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں قائم کئے جانے والے ادارہ "فضل عمر فاؤنڈیشن" کی کامیابی کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ احباب جماعت بالخصوص صاحب استطاعت اس میں زیادہ سے زیادہ رقم کا وعدہ پیش کریں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ دوست اپنے وعدوں کو جلد از جلد ادا کرنے کی بھی کوشش فرمادیں اور جو دوست اپنے وعدوں کو جلد از جلد تہ ادا کر سکتے ہوں۔ وہ اس کا جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ حصہ ادا کر سکیں ادا کر دیں۔ لیکن یہ جزوی ادائیگی وعدہ کا کم از کم ایک تہائی حصہ ضرور ہونی چاہیئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ دلی تڑپ ہے جس کا حضور نے مختلف مواقع پر اظہار فرمایا ہے چنانچہ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۹-۸-۶۶ میں فرمایا:-

"ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ۳۰ اپریل ۶۷ء سے قبل کم از کم ۹-۱۰ لاکھ روپیہ کی رقم جو ایک تہائی سے زیادہ ہوگی۔ اور اگر وعدے زیادہ آگئے تو پھر اس سے بھی زیادہ رقم وصول ہونی چاہیئے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت میں قربانی کی روح پر اظہار اطمینان فرماتے ہوئے مزید فرمایا:-

"مجھے یقین ہے کہ جماعت اپنی ذمہ داری کا احساس رکھتی ہے اور وہ انشاء اللہ تعالیٰ ۳۰ اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زیادہ اپنے وعدے ادا کر دے گی میں ایک تہائی سے زیادہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض غریب احمدی دوستوں نے بڑی قربانی دے کر اس میں حصہ لیا ہے اور ساتھ ہی پوری رقم ادا بھی کر دی ہے ایک تہائی پر انہوں نے کفایت نہیں کی۔ مثلاً سو روپیہ کا وعدہ لکھوایا تو سو روپیہ ہی دے دیا....." (الفضل ۸/۹/۶۶)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹-۱۰ لاکھ وصولی کا ہدف اس وقت کے وعدوں کے مطابق وسط اگست (۶۶ء) میں مقرر فرمایا تھا اس وقت وعدے پچیس لاکھ کے تھے۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وعدوں کی مقدار ۳۲ لاکھ روپے تک پہنچ گئی ہے اور اپریل کے آخر تک اس میں بفضلہ تعالیٰ خاصا اضافہ ہونے کی امید ہے اس لئے نقد وصولی کا واجبی ہدف کم از کم بارہ لاکھ قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے پیش نظر دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن نے ضلع وار رقوم مقرر کر دی ہیں۔ جو سابقہ وصولی کے علاوہ مالی سال کے بقیہ عرصہ میں ان کی طرف سے داخل ہونی چاہئیں جس کی اطلاع ضلع وار امراء صاحبان کی خدمت میں بذریعہ خطوط ارسال کی جا رہی ہے۔

وعدہ کنندگان احباب سے درخواست ہے کہ وہ ازراہ کرم اپنے وعدوں کی جلد ادائیگی کی سعی فرمادیں اس سے وہ جہاں فاؤنڈیشن کے بارہ میں اپنی ذاتی اور انفرادی ذمہ داری کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں گے وہاں اپنے ضلع کی اجتماعی ذمہ داری کو پورا کرنے میں تعاون کرنے کا ثواب بھی انہیں حاصل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ احباب کو یہ ذمہ داری باحسن پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کی سعادت بخشے اور عند اللہ ثواب دارین کا مستحق بننے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

احباب سے یہ بھی گذارش ہے کہ فاؤنڈیشن کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرماتے رہیں۔

مقامی جماعتوں کے عہدیداران کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ادارہ ہذا کی یہ گزارش بار بار احباب جماعت کو سناتے رہیں تا انہیں اپنے وعدوں کی ادائیگی کے لئے اجتماعی طور پر بھی یاد دہانی ہوتی رہے۔ اور انفرادی طور پر بھی احباب سے مل کر وصولی کے لئے خاص جدوجہد فرماتے رہیں۔

وصول شدہ رقم جلد تر خزانہ میں جمع کرواتے رہیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● عمان ۱۴ نومبر۔ اسرائیل نے کسی اعلان کے بغیر اردن پر حملہ کر دیا ہے اسرائیلی فوجیں جن کی امداد بھاری توپ خانہ اور ٹینک کر رہے ہیں اردن کی سرحد میں داخل ہو گئی ہیں اور اردن کے ایک سرحدی گاؤں کو تاخت و تاراج کر دیا ہے۔ اردن کی مسلح افواج نے دشمن کے خلاف جوابی کارروائی شروع کر دی ہے اور اردن کی فضائیہ کے شہباز دشمن کا حملہ روکنے کی خاطر اپنی بری فوج کی امداد کے لئے میدان میں آگئے ہیں۔ دونوں ملکوں کی بری اور فضائی فوجوں کے درمیان تین گھنٹے تک گھمسان کی جنگ جاری رہی جس کے بعد اسرائیل کی فوجیں پسپا ہو گئیں۔ ریڈیو عمان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ حملہ آور کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔

اردن کے ایک سرکاری اعلان کے مطابق اردنی فضائیہ نے اسرائیل کے تین مارٹیج طیارے گرا لئے ہیں۔ یہ طیارے اردن پر حملہ میں اپنی فوج کی امداد کر رہے تھے کہ جبل جبردن کے علاقہ میں اردن کی فضائیہ نے ان کا راستہ روک لیا۔ فضائی جنگ میں دو اسرائیلی طیارے تو اردن کے علاقہ میں ہی گر گئے اور ایک طیارہ جسے شدید نقصان پہنچا تھا اسرائیل کے علاقے میں گرا ہے۔

● عمان ۱۴ نومبر۔ پاکستان کے صدر محمد ایوب خان اردن کے چار روزہ دورے پر کل ایک خاص طیارے میں کراچی سے عمان پہنچ گئے۔ جہاں ان کا شاہانہ استقبال کیا گیا جونہی صدر ایوب اپنے خاص طیارے سے نکلے اردن کے شاہ حسین نے جو فوجی وردی میں ملبوس تھے بڑھ کر صدر ایوب کا استقبال کیا ان سے پرجوش معانقہ کیا اور پھر دونوں سربراہ بغل گیر ہو گئے اس کے ساتھ ہی عمان کی فضا ۲۱ توپوں کی گھن گرج سے گونج اٹھی۔

صدر کے ہمراہ ان کی بیٹی بیگم نسیم اورنگزیب اور وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ سمیت ۱۳ ارکان پر مشتمل ایک وفد ہے۔ صدر کا طیارہ جب اردن کی فضائی حدود میں داخل ہوا تو اردن کی فضائیہ کے ایک سکوارڈن نے صدر کے طیارے کو اپنے جلو میں لے لیا۔ یہ سکوارڈن صدر کی پیشوائی کے لئے عمان سے پرواز کر کے آیا تھا۔ اس سے قبل شاہ حسین نے اپنے وزیر دربار کی قیادت میں ایک خاص وفد صدر کی پیشوائی کے لئے کراچی بھیجا تھا۔ یہ دستہ بھی صدر کے ہمراہ عمان پہنچ گیا ہے۔

صدر کو اردن کی فوج کے ایک چاق و چوبند دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس موقعہ پر اردن کا شاہی بینڈ دونوں ملکوں کے قومی ترانے بجاتا رہا۔ ہوائی اڈے کی عمارت کے قریب ہزاروں اردنی عوام صدر ایوب زندہ باد، خوش آمدید معزز مہمان کے فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔

● عمان۔ ۱۴ نومبر۔ صدر ایوب نے اردن کی مقدس سرزمین پر اسرائیل کے عیارانہ اور مکارانہ حملہ کی واشگاف الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اردن کو پوری پوری امداد دے گا۔ اور جب تک اردن کو مکمل فتح حاصل نہیں ہو جاتی پاکستان اس کے ساتھ رہے گا۔

صدر ایوب کل صبح یہاں پہنچنے کے بعد شاہی مہمان خانہ میں عرب اور پاکستان کے اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے

● نئی دہلی۔ ۱۴ نومبر۔ بھارتی کابینہ سے مسٹر گلزاری لال نندا کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے بھارت میں جو وزارتی بحران پیدا ہو گیا تھا اس کے نتیجہ میں کل وزیر اعظم اندرا گاندھی نے اپنی کابینہ میں بڑے پیمانے پر ردو بدل کیا ہے انہوں نے مسٹر چون سے دفاع کا محکمہ واپس لے کر انہیں وزیر داخلہ مقرر کیا ہے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ کو وزیر دفاع، وزیر تعلیم مسٹر چھاگلہ کو وزیر خارجہ وزیر آبپاشی مسٹر فخرالدین علی احمد کو وزیر تعلیم اور مسٹر جے سکھ کی کو وزیر مملکت برائے دفاع مقرر کیا ہے۔